سورة الانعام

آیات ۱۴۵ - ۱۵۰

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا
مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ
وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ عَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ج وَ
مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ
مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ط ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ز صلے وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ
رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ج وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۴۷﴾
سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَ لَآ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ط
كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ط قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ
فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ط اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ
الْبَالِغَةُ ج فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ
اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ج فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ج وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰیٰتِنَا وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ هُمْ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ

قُلْ لَّآ اَجِدُ - آپ کہہ دیجئے میں نہیں پاتا

وَجَدَ يَجِدُ ، وَجْدًا - پانا

فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ - اس میں جو وحی کیا گیا میری طرف

أوحى يُوحي ، إيحاءً وحی کرنا (IV)

مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ - حرام کیا ہوا کسی کھانے والے پر

مُحَرَّم - حرام کیا گیا

طَاعِم - کھانے والا

يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ - وہ کھاتا ہے جس کو سوائے اس کے

اَنْ يَّكُوْنَ - کہ وہ ہو

مَيْتَةً - کوئی مردہ

اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا - یا کوئی کوئی خون بہایا ہوا

سَفَحَ يَسْفَحُ ، سَفْحًا - بہانا (آنسو / خون)

اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ - یا سور کا گوشت

اردو میں: سفاح (خون ریز)۔
ابوالعباس سفاح- پہلا عباسی خلیفہ جو خونریزی کے باعث سفاح کہلایا

فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۴۵﴾

فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ - پس بیشک یہ نجاست ہے

اَوۡ فِسۡقًا - یا (ایسی) نافرمانی

فِسق - نافرمانی، گناہ

اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ - (کہ) پکارا گیا غیر اللہ کیلئے جس پر

أهِلَّ يُهِلُّ ، إهْلَالاً - نام پکارنا (IV)

فَمَنِ اضۡطُرَّ - پھر جو مجبور کیا گیا

اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ ، اِضْطِرارًا - مجبور ہونا، بے قرار ہونا (VIII)

مُضْطَر - اضطراری حالت میں مبتلا شخص، مجبور، بے اختیار

غَيۡرَ بَاغٍ - بغیر باغی ہوتے ہوئے

بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا - باغی ہونا

بَاغٍ - (مفعول) - باغی

وَّلَا عَادٍ - اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہوتے ہوئے

عَدَا يَعْدُو، عَدْواً وعُدُوًّا - حد سے بڑھنا

عَادٍ - (مفعول) - حد سے بڑھنے والا، ظالم

فَاِنَّ رَبَّكَ - تو بیشک آپ کا رب

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - بے انتہا بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ
خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

اے محمدؐ ! ان سے کہو کہ جو وحی تمہارے پاس آئی ہے اس میں تو میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو، الا یہ کہ وہ مُردار ہو، یا بہایا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے، یا فسق ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو پھر جو شخص مجبوری کی حالت میں (کوئی چیز اِن میں سے کھا لے) بغیر اس کے کہ وہ نافرمانی کا ارادہ رکھتا ہو اور بغیر اس کے کہ وہ حد ضرورت سے تجاوز کرے، تو یقیناً تمہارا رب در گزر سے کام لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے

Tell them (O Muhammad!): 'I do not find in what has been revealed to me anything forbidden for anyone who wants to eat unless it is carrion, outpoured blood and the flesh of swine, all of which is unclean; or that which is profane having been slaughtered in a name other than that of Allah. But whosoever is constrained to it by necessity - neither desiring to disobey nor exceeding the limit of necessity - your Lord is surely All Forgiving, All-Compassionate.

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ

محرمات (حرام چیزوں) کا بیان

- اس سے پہلے یہ مضمون سورۃ بقرہ آیت ۱۷۳ اور سورۃ مائدہ آیت ۳ میں آ چکا ہے
- گذشتہ آیات میں سوال اٹھایا گیا تھا کہ مختلف جانوروں کو حلال و حرام قرار دینے کی کوئی علمی ، تاریخی ، عقلی اور فطری دلیل موجود ہے تو بتاؤ ۔ اس سوال کے جواب میں سکوت پر قرآن کریم نے اس کا جواب دیا ہے اور آپؐ کو فرمایا گیا کہ آپؐ کہہ دیں کہ شریعتِ ابراہیمی میں اللہ نے یہ چار چیزیں حرام کی ہیں اس کے علاوہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ سراسر تمہارے آباؤاجداد میں سے کسی کی ایجاد ہے یا تم نے خود یہ بدعات اختراع کی ہیں
- (وہ چار چیزیں ۔ مردہ جانور، خون، سؤر اور وہ جانور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا گیا ہو)
- لیکن اس مقام پر یہ غلط فہمی نہ ہونا چاہیے کہ اسلامی شریعت میں صرف چار چیزیں حرام ہیں ۔ یہ ہمارے علم میں ہے کہ اسلامی شریعت میں اور بھی کئی چیزیں حرام ہیں جیسے درندے حرام ہیں ، شکار کرنے والے جانور حرام ہیں ، اور شراب بھی ۔
- قرآن میں اس مقام پر یہ بحث صرف ملت ابراہیمی کے حوالے سے ہو رہی ہے اسلامی شریعت کے حوالے سے نہیں، مشرکین مکہ سے جھگڑا یہ نہیں تھا کہ جو جانور اسلامی شریعت میں حرام نہیں ہیں انھوں نے وہ حرام کیسے کر دیئے ہیں بلکہ وجہ نزاع یہ تھی کہ تم نے اپنے حلال و حرام کو ابراہیمؑ سے نسبت دے رکھی ہے حالانکہ ملت ابراہیمی میں ان چار چیزوں کے سوا کوئی چیز حرام نہیں ۔

اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

ممنوع چیز کھانے کی اجازت کی وجوہ

- چار چیزیں جو ملتِ ابراہیمی میں حرام کی گئیں وہ ہیں مردار، بہایا ہوا خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یا غیر اللہ کے لیے نذر کردیا گیا ہو
- ان میں پہلی تین چیزوں میں حرمت ظاہری نجاست کی وجہ سے ہے (مردار، خون اور سوٗر)، لیکن غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جانے والا یا نذر کیا جانے والا جانور اپنے اندر کوئی ظاہری نجاست نہیں بلکہ باطنی نجاست رکھتا ہے (شرک کی نجاست) جسے یہاں فسق سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ملتِ ابراہیمی میں بھی اشیاء کی حلت و حرمت محض حکمی نہیں بلکہ فطری و عقلی بھی ہے
- لیکن اگر یہی ناپاک اور حرام چیزیں کبھی اضطرار کی حالت میں کھانی پڑ جائیں یعنی جب کھانے کو اور کچھ بھی نہ ہو اور جسم و جان کا رشتہ برقرار رکھنے کے لیے صرف یہی حرام بچا ہو تو اس صورت میں یہ حرام کھانے کی بھی اجازت ہے
- لیکن اس وقت بھی دل میں یہ خیال توانا رہے کہ ان چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے اور میں ان چیزوں کو بہ امر مجبوری استعمال کررہا ہوں صرف جان بچانے کی حد تک
- اضطراری حالت میں حرمت اٹھا لینا، اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کی دلیل ہے

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا - اور ان لوگوں پر جو یہودی ہوئے

هَادَ يَهُوْدُ ، هَوْدًا - یہودی ہونا

حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ - ہم نے حرام کیا سب ناخن والے (جانوروں کو)

ظُفُر - ناخن، خواہ انسان کا ہو یا حیوان کا

حیوانوں میں ناخن، پنجوں کی صورت میں

وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ - اور گائے اور بکری میں سے

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ - ہم نے حرام کیا ان پر

شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا - دونوں کی چربی کو سوائے

شَحْم - چربی

شُحُوْم - (جمع)

مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ - وہ جو اٹھایا دونوں کی پیٹھوں نے

ظُهُور - ظَهْر کی جمع (پیٹھ)

اَوِ الْحَوَايَآ - یا انتڑیوں نے

حَوَايَا - آنتیں

أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ - یا وہ جو مل گئی کسی ہڈی سے

اِخْتَلَطَ يَخْتَلِطُ ، اِخْتِلَاطًا - ملا ہونا (١٧)

عظم - ہڈی

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ - یہ ہم نے بدلہ دیا

بِبَغْيِهِمْ - ان کی سرکشی کا

(ب غ ي) بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا - سرکشی کرنا

وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ - اور بیشک ہم یقیناً سچے ہیں

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ - پھر اگر اور جھٹلائیں آپ کو تو آپ کہہ دیں

رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ - تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ - اور نہیں لوٹایا جاتا اس کا عذاب

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدًّا - لوٹانا

باس - سختی، عذاب

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ - مجرموں کی قوم سے

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا
حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾
فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾

اور جن لوگوں نے یہودیت اختیار کی ان پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے، اور گائے اور بکری کی چربی بھی بجز اُس کے جو اُن کی پیٹھ یا اُن کی آنتوں سے لگی ہوئی ہو یا ہڈی سے لگی رہ جائے یہ ہم نے ان کی سرکشی کی سزا اُنہیں دی تھی اور یہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں بالکل سچ کہہ رہے ہیں، اب اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے رب کا دامن رحمت وسیع ہے اور مجرموں سے اس کے عذاب کو پھیرا نہیں جاسکتا

And to those who had Judaized We have forbidden all beasts with claws, and the fat of oxen and sheep except the fat which is either on their backs or their entrails, or that which sticks to the bones. Thus did We requite them for their rebellion. Surely We state the Truth. Then if they give you the lie, say: 'Your Lord is of unbounded mercy; but His punishment shall not be averted from the guilty folk.

محمد اقبال

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم
بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾

یہود پر بعض طیبات حرام ہونے کی وجہ

- ملت ابراہیم کے بعد اب یہ ملت یہود کا ذکر کہ ان پر بیشک بعض طیبات حرام کردی گئ تھیں۔ لیکن یہ حرام کرنا اس لیے نہیں تھا کہ فی نفسہ یہ چیزیں قابل حرمت تھیں بلکہ یہ ان کی سرکشی کی سزا کے طور پر ان پر حرام کی گئ تھیں
- " کھانے کی یہ ساری چیزیں (جو شریعت محمدی میں حلال ہیں) بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں، البتہ بعض چیزیں ایسی تھیں جنھیں توراۃ کے نازل کیے جانے سے پہلے اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔ ان سے کہو لاؤ توراۃ اور پیش کرو اس کی کوئی عبارت اگر تم (اپنے اعتراض میں) سچے ہو " ۳/۹۳
- اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی شریعت سے جب یہودیوں نے بغاوت کی اور آپ اپنے شارع بن بیٹھے تو انھوں نے بہت سی پاک چیزوں کو اپنی موشگافیوں سے خود حرام کرلیا اور اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر انھیں اس غلط فہمی میں مبتلا رہنے دیا (ان اشیاء میں ایک تو ناخن والے جانور شامل ہیں، یعنی شتر مرغ، قاز (راج ہنس/کونج)، بط وغیرہ۔ دوسرے گائے اور بکری کی چربی)
- سورۃ نساء سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں توراۃ میں حرام نہ تھیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حرام ہوئی ہیں (جب دوسری صدی عیسوی میں ربی یہوداہ کے ہاتھوں موجودہ یہودی شریعت کی تدوین ہوئی)

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا - عنقریب وہ لوگ کہیں گے جنہوں نے شریک بنائے

أشْرَكَ يُشْرِكُ ، إشْراكًا - شرک کرنا، شریک بنانا (IV)

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ - اگر چاہتا اللہ

مَآ اَشْرَكْنَا - تو نہ ہم شریک بناتے

وَلَآ اٰبَآؤُنَا - اور نہ ہی ہمارے آباؤ اجداد

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ - اور ہم حرام نہ کرتے کسی بھی چیز کو

كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ -اس طرح جھٹلایا انہوں نے جو

مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى - ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ

ذَاقُوْا بَاْسَنَا - انہوں نے چکھا ہمارے عذاب کو

ذاقَ يَذُوق ، ذَوْقًا - چکھنا

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

قُلْ هَلْ ۔ آپ پوچھیئے کیا

عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ ۔ تمہارے پاس کوئی علم (یقینی بات) بھی ہے

فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۔ کہ تم نکال سکو اس کو ہمارے لیے

أَخْرَجَ يُخْرِجُ ، إخراجًا ۔ نکالنا (IV)

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ ۔ نہیں تم لوگ پیروی کرتے

اِنْ ۔ اگر کے ساتھ آئے تو نافیہ ہوتا ہے (نفی کے معنی)

اِلَّا الظَّنَّ ۔ مگر گمان کی

وَ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا ۔ اور تم لوگ نہیں ہو مگر

تَخْرُصُوْنَ ۔ اٹکل لگاتے ہو

خَرَصَ يَخْرُصُ ، خَرْصًا ۔ قیاس آرائی کرنا، اٹکل دوڑانا

قُلۡ فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ‌ ۚ فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰٮكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾

قُلۡ - آپ کہ دیجئے

فَلِلّٰهِ - پس اللہ کے لیے ہی ہے

الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ - پختہ حجت

حُجَّۃ - دلیل

بَالِغَةُ - پختہ، مضبوط اور کامل

حُجَّةُ الْبَالِغَةُ - کامل برہان، حقیقت تک پہنچی ہوئی حجت

حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تالیف ہے جس میں آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ احکام شرع کی حکمتوں اور مصلحتوں پر روشنی ڈالی ہے، یہ کتاب انسانوں کے شخصی اور اجتماعی مسائل، اخلاقیات، سماجیات اور اقتصادیات کی روشنی میں فلاح انسانیت کی عظیم دستاویز کا خلاصہ ہے

فَلَوۡ شَآءَ - پھر اگر وہ چاہتا

لَهَدٰٮكُمۡ - (تو) ضرور ہدایت دیتا تم لوگوں کو

اَجۡمَعِيۡنَ - سب کے سب کو

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ
أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾

یہ مشرک لوگ (تمہاری ان باتوں کے جواب میں) ضرور کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھراتے" ایسی ہی باتیں بنا بنا کر اِن سے پہلے کے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا یہاں تک کہ آخر کار ہمارے عذاب کا مزا انہوں نے چکھ لیا ان سے کہو "کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے جسے ہمارے سامنے پیش کر سکو؟ تم تو محض گمان پر چل رہے ہو اور نری قیاس آرائیاں کرتے ہو پھر کہو (تمہاری اس حجت کے مقابلہ میں) حقیقت رس حجت تو اللہ کے پاس ہے بے شک اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا

They who are idolaters will say: Had Allah willed, we had not ascribed (unto Him) partners neither had our fathers, nor had we forbidden aught. Thus did those who were before them give the lie (to Allah's messengers) till they tasted of the fear of Us. Say: Have ye any knowledge that ye can adduce for Us? Lo! ye follow naught but an opinion, Lo! ye do but guess. Then say to them: '(As against your argument) Allah's is the conclusive argument. Surely, had He willed, He would have guided you all to the Truth.

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ

مشرکین کا آخری حیلہ

- مشرکین جب ہر طرف سے بحث میں پسپا ہو جاتے تو آخری بات ان کے پاس کہنے کو یہی رہ جاتی ہے کہ اگر ہم نے خدا کا شریک ٹھہرانے اور کسی چیز کو حرام قرار دینے کے معاملے میں خدا کی مرضی کی مخالفت کی ہے تو خدا کے اختیار میں تو سب کچھ ہے، اس نے اپنے اختیار سے ہم کو روک کیوں نہیں دیا؟
- مشرکین اپنے اور اپنے آباواجداد کے شرک اور دوسری بدعتوں کو مشیت الٰہی اور اس کی رضا قرار دیتے ہیں
- انہیں یہاں بتایا گیا کہ ان کے آباؤاجداد کے اسی رویے نے انھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا بالآخر نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ وہ اللہ کے عذاب کا شکار ہوئے اس زمین پر ان کے گردوپیش میں معذب قوموں کی بستیاں پھیلی ہوئی ہیں اور وہی تاریخ میں ان سے پہلے گزرنے والی قومیں ہیں، ان کے کھنڈرات صاف گواہی دے رہے ہیں
- اب بجائے اس کے کہ یہ ان کی تاریخ سے عبرت حاصل کریں اور اپنے رویے کی اصلاح کریں لیکن ان کا حال یہ ہے کہ یہ بڑی ڈھٹائی سے اپنے رویے کے ساتھ ساتھ اپنے آباؤاجداد کا اس طرح تذکرہ کر رہے ہیں گویا ان کے مشرکانہ رویے نے شاید ان کا کچھ نہیں بگاڑا حالانکہ یہ قوم شعیب، قوم لوط اور قوم عاد سب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے بعد کی قومیں ہیں اور انھی کی اولاد میں سے ہیں ان کی طرف انبیاء و رسل آئے اور وہ اپنے زمانے اور اپنے نسب کے اعتبار سے مشرکین عرب کے لیے آباؤاجداد کی حیثیت رکھتے ہیں

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ

اللہ کا قانونِ مشیّت

- اللہ کا اس قانون کا ذکر قرآن مجید میں کئی مقام پر ہوا کہ وہ انسانوں کو زبردستی کسی راستے پر چلنے کے لیے مجبور نہیں کرتا بلکہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس نے ہدایت کو بھی کھول کر بیان کر دیا ہے اور ضلالت کو بھی۔ صحیح بات کو بھی واضح کر دیا گیا ہے اور غلط کو بھی۔ پھر لوگوں کو آزادی دے دی گئی ہے کہ تم چاہو تو ہدایت کا راستہ اختیار کرو اور چاہو تو گمراہی کا
- انسان جو راستہ بھی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے امکانات پیدا کر دیتا ہے اور ایک خاص حد تک اس کو اس راستے پر چلنے کی اجازت دیتا ہے
- اگر انسان نیکی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیکی کے راستے پر چلنے کے لیے آسانیاں مہیا فرماتا ہے، اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے، دنیا میں بھی سرفرازی اور آخرت میں بھی سرخرو فرمائے گا اور اگر انسان برائی اور گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو وہ اپنی عالمگیر مصلحتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ہم جس حد تک مناسب سمجھتا ہے اس کے لیے بھی امکانات پیدا فرما دیتا ہے
- یہ اللہ کا قانون مشیت ہے جس کے مطابق اس نے انسانوں کو خیر اور شر کی آزادی دے رکھی ہے اور اسی میں انسانیت کا امتحان ہے۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

قُلْ هَلُمَّ - آپ کہہ دیجئے تم لے آؤ

هَلُمَّ - (اسم فعل) ، امر کے معنی میں (حاضر کرو)

واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لیے هَلُمَّ ہی آتا ہے،اس کا کوئی دوسرا صیغہ یا گردان بھی نہیں آتی

شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ - اپنے گواہوں کو جو لوگ

يَشْهَدُوْنَ - گواہی دیں

اَنَّ اللهَ حَرَّمَ هٰذَا - کہ بے شک اللہ نے حرام کیا اس کو

فَاِنْ شَهِدُوْا - پھر اگر وہ گواہی دیں

فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ - تو آپ نہ گواہی دیں ان کے ساتھ

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ - اور آپ نہ پیروی کریں ان کی خواہشات کی

اَهْوَا- هَوَى کی جمع (خواہشات)

وَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾

الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا - جنہوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو

وَ الَّذِيۡنَ - اور ان لوگوں کی جو

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ - ایمان نہیں لاتے

بِالۡاٰخِرَةِ - آخرت پر

وَ هُمۡ - اور وہ لوگ

بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ - اپنے رب کے برابر کرتے ہیں (غیر اللہ کو)

[اور جو (دوسروں کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں]

كَذَّبَ يُكَذِّبُ ، تَكۡذِيۡبًا
جھٹلانا، جھوٹ قرار دینا

عَدَلَ يَعۡدِلُ ، عَدۡلاً
عدل کرنا، برابر ٹھہرانا

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾

ان سے کہو کہ "لاؤ اپنے وہ گواہ جو اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ ہی نے اِن چیزوں کو حرام کیا ہے" پھر اگر وہ شہادت دے دیں تو تم ان کے ساتھ شہادت نہ دینا، اور ہر گز اُن لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے، اور جو آخرت کے منکر ہیں، اور جو دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر بناتے ہیں

Say to them: 'Call your witnesses to testify that Allah forbade such-and-such.' Then if they do testify, neither testify with them126 nor follow the desires of those who have given the lie to Our signs and who do not believe in the Hereafter and set up equals with their Lord.

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾

گواہی کے لیے دو بنیادیں

- یہاں مشرکین کو لاجواب کرنے کا ایک اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے کہا جا رہا ہے، آپ ان سے کہیے کہ تم لوگ اپنے گواہوں کو پیش کرو کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے جنھیں تم حرام سمجھ رہے ہو، محض اٹکل کے تیر تکے نہ چلاؤ۔
- معقول گواہی صرف دو بنیادوں پر ہوتی ہے، ایک تو ذاتی مشاہدہ اور شخصی علم و واقفیت پر، دوسری کسی عقل یا فطری قرینہ پر (جیسی یوسف علیہ السلام کے حق میں ایک بزرگ نے دی، ان کی قمیص آگے یا پیچھے سے پھٹی ہونے کے بارے میں)
- یہاں قرآن نے ان دونوں ہی قسم کے گواہوں اور گواہیوں کا مطالبہ کیا ہے کہ اس طرح کی کوئی گواہی بھی موجود ہو تو اس کو پیش کرو، ورنہ اس حجت بالغہ کو قبول کرو جو قرآن تمہارے آگے پیش کر رہا ہے۔
- ان سے یہ شہادت اس لیے طلب نہیں کی جا رہی ہے کہ اگر یہ شہادت دے دیں تو تم ان کی بات مان لوگے، بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے کہ ان میں سے جن لوگوں کے اندر کچھ بھی راست بازی موجود ہے ان سے جب کہا جائے گا کہ کیا واقعی تم سچائی کے ساتھ اس بات کی شہادت دے سکتے ہو کہ یہ ضوابط خدا ہی کے مقرر کیے ہوئے ہیں تو وہ اپنی رسموں کی حقیقت پر غور کریں گے، اور جب ان کے من جانب اللہ ہونے کا کوئی ثبوت نہ پائیں گے تو ان فضول رسموں کی پابندی سے باز آجائیں گے۔

اضافی مواد

Reference Material

آیات 145 - 150

رکوع 18

- شریعتِ ابراہیمی میں حلال وحرام کے وضاحت (مشرکین کے حلال وحرام جس کو وہ ابراہیمؑ کی طرف نسبت دیتے تھے، کی حقیقت بتانے کے لیے)
- اشیاء کی یہ حلت وحرمت حکمی ہونے کے ساتھ ساتھ فطری اور عقلی بھی ہے
- اضطرار کی کیفیت میں حرمت میں استثناء اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا کرم ہے
- یہود پر بعض طیبات حرام ہونے کی وجہ (ان کی اپنی سر کشی اور تحریف پر بطورِ سزا)
- اللہ کا اذن ہر کام میں، لیکن اس کی رضا صرف نیکی اور خیر کے کاموں میں
- اللہ تعالیٰ کا قانونِ مشیّت - اللہ تعالیٰ کسی کو زبر دستی نہ ہدایت دیتا ہے اور نہ گمراہ کرتا ہے، اس نے انسان کو نیکی اور بدی کے راستے بتا دیئے ہیں اور ان کو اختیار کرنے کی آزادی بھی دی ہے، انسان جو راستہ بھی اپنے اپناتا ہے اللہ تعالیٰ اسی راستے میں اس کو آگے بڑھاتا ہے